سوال

مردار کا کچا چمڑا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حلال جانور اگر مرجائے، مردہ ہوجائے۔ اس کا کچا چمڑہ تازہ بتازہ جو اسی وقت اتارا گیا ہے اس کو خریدنا یا اس کو بیچنا یا کچا خرید کر کے کچا ہی نفع پر بیچ دینا یا کچا خرید کر کے بعد از دباغت نفع پر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کو بالوضاحت حدیث سے حلال حرام تحریر فرمادیں۔ اور دلائل واضحہ اور لائحہ ہوں یا کچا چمڑا تر نہ ہو سوکھا ہوا ہو وہ جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ میں ہے :

تصدق علی مولاۃ لمونۃ بشاۃ فماتت فمر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہلا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعتم بہ فقالوا انہا میتۃ فقال انما حرم اکلہا۔ (باب تطہیر النجاسات ص 44)

’’میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ پر ایک بکری صدقہ کی گئی۔ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے۔ فرمایا: تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ لیا؟ دباغت دیکر اس سے فائدہ اٹھالیتے۔ لوگوں نے کہا یہ مردار ہے فرمایا صرف اس کا کھانا حرام ہے۔‘‘

اس حدیث میں چمڑے کے لینے کا ذکر ہے اور دباغت کے بعد اس سے فائدہ اٹھانے کا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ دباغت سے پاک ہوجاتا ہے۔ چنانچہ دوسری احادیث میں تصریح ہے۔ دباغہا طہورہا یعنی چمڑے کا رنگنا اس کی طہارت ہے۔ پس اس سے کچے چمڑے کی خرید و فروخت کا جواز بھی نکل آیا۔ کیونکہ جب دباغت کے بعد اس کا استعمال اس لیے جائز ہوگیا کہ وہ دباغت سے پاک ہوگیا تو اس کی ایسی مثال ہوگئی جیسے پلید کپڑا۔ اس کا لینا دینا، ہبہ کرنا، اس کی خرید و فروخت بالاتفاق جائز ہے۔ پس یہی مثال چمڑے کی ہے کیونکہ جیسے کپڑا دھونے سے پاک ہوجاتا ہے اسی طرح چمڑا دباغت (رنگنے) سے پاک ہوجاتا ہے۔ پس جیسے کپڑے کا لینا دینا خرید و فروخت دھونے سے پہلے درست ہے۔ ایسے ہی چمڑا بھی درست ہوگا۔ کیونکہ دونوں میں اصل شئے پاک ہے اور پلیدی عارضی ہے۔ اور بیع اور لین دین میں مقصود اصل شئے ہے جو پاک ہے پلیدی کا لینا یا پلیدی کی بیع تو ہے نہیں جو منع ہو۔ ہاں جیسے پلید کپڑے کو باندھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اسی طرح دباغت (رنگنے) سے پہلے چمڑے سے بھی اس قسم کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ نماز کے لیے طہارت شرط ہے۔ اگر پلید کپڑے سے ستر ڈھانک سکتا ہے یا پردہ کر سکتا ہے تو پلید چمڑے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اس کی تائید موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے بھی ہوتی ہے۔ جو قرآن مجید میں مذکور ہے 7

فَاخۡلَعۡ نَعۡلَيۡكَ ۖ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ‌-- سورة طہ 12

''اے موسیٰ! اپنا جوتا اتار تو پاک وادی طوی میں ہے۔''

تفسیروں میں لکھا ہے کہ آپ علیہ السلام کے پاؤں میں گدھے کے کچے چمڑے کا جوتا تھا۔ اسی لیے فرمایا کہ تو پاک وادی میں ہے اگر پاؤں میں پاک چمڑے کا جوتا ہوتا تو اس کے اتارنے کی وجہ وادی کی طہارت نہ بتائی جاتی۔ بلکہ خدائی دربار کے آداب وغیرہ وجہ ہوتی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انما حرم اکلھا (صرف اس کا کھانا حرام ہے) اس سے معلوم ہوا کہ چمڑا خواہ دباغت سے پاک ہوجائے مگر کھانا جائز نہیں۔ گویا یہ ضروری نہیں کہ ہر پاک شئ کو کھانا بھی درست ہو بلکہ بہت دفعہ پاک شئ کا سرے سے استعمال ہی منع ہوتا ہے جیسے درندہ (شیر وغیرہ) کا چمڑا دباغت (رنگنے) سے پاک ہوجاتا ہے مگر حدیث میں استعمال منع آیا ہے۔ ایسی شئ کی بیشک بیع بھی منع ہے کیونکہ بیع استعمال ہی کی خاطر ہوتی ہے۔ جب اس کا استعمال ہی جائز نہیں نہ دباغت (رنگنے) سے پہلے نہ بعد، تو پھر بیع کا ہے کے لیے جائز ہوگی؟

خیر یہ مسئلہ ذرا تفصیل طلب ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں نہ چنداں ضرورت ہے۔ اصل مقصد ہمارا یہاں اس چمڑے سے ہے جس کا استعمال کسی طریق سے درست ہے، سو اس کی بیع ہر وقت درست ہے۔ خواہ کچا ہو یا رنگا ہوا۔ اور خواہ پاک ہو یا پلید اور خواہ تر ہو یا خشک۔ اور امام زہری تابعی رحمہ اللہ نے تو اس پر زیادہ مبالغہ کرتے ہوئے بغیر رنگے کے استعمال جائز قرار دیا ہے اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی میں حدیثوں میں جو دباغت کا لفظ آیا ہے اس پر بحث کی ہے۔ کہا ہے کہ اس لفظ کے ثبوت میں شبہ ہے تو گویا مردار کے چمڑے میں استعمال کے لیے دباغت کی بھی شرط نہ رہی۔ لیکن دباغت سے پہلے استعمال میں چونکہ اختلاف ہے امام زہری تابعی رحمہ اللہ ایک طرف ہیں اور دوسرے علماء ایک طرف۔ اس لیے اختلاف سے نکل جائے اور بغیر دباغت کے عام طور پر استعمال نہ کرے ہاں لین دین، ہبہ وراثت، بیع شراء اس قسم کے احکام اس میں بے کھٹکہ جاری ہوں گے۔ اس سے نہ امام زہری رحمہ اللہ روکتے ہیں اور نہ دیگر سلف ؒ نے روکا ہے۔ پس سوال میں جس صورت کا ذکر ہے بلاشبہ درست ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الطہارت، پانی کا بیان، ج1ص245